سوال

(134) دوبارہ جماعت کرنا مکروہ ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مصلیٰ پر دوبارہ جماعت کرنا مکروہ ہے یا نہیں اور جو لوگ کہ مکروہ بتاتے ہیں اور منع کرتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے : روی [1] عبدالرحمن بن ابی بکر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج من بیتہ لیصلح بین الانصار فرجع وقد علی فی المسجد بجماعۃ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی منزل بعص اھلہ فجمع فصلی بھم جماعۃ۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر نہ مکروہ ہوتا تکرار جماعت کا تو اسی مسجد میں آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے نہ پڑھنا حضرت کا خود دلالت کرتا ہے مکرہ ہونے تکرار جماعت پر۔ اب مستفتی استفسار کرتا ہے کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں اور مخرج اس کا کون ہے اور درصورت صحت حدیث کے استدلال کراہت تکرار جماعت ایک مصلیٰ پر ٹھیک ہے یا نہیں اور علمائے حنفیہ کا اس میں کیا فتویٰ ہے۔ بینوا توجروا

---

[1] رسول اللہ ﷺ انصار میں صلح کرانے کے لیے اپنے گھر سے نکلے واپس آئے تو مسجد میں جماعت ہو چکی تھی آپ اپنے کسی حجرہ میں چلے گئے اور اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے ان کی جماعت کرائی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت مسئلہ کی یہ ہے کہ اگر جماعت اہل محلہ نے ہمراہ امام معین کے کرلی ہو تو اسی محلہ کے باقیماندہ کو اسی مسجد محلہ میں بہیئت اولیٰ تکرار جماعت مکروہ ہے یعنی مسجد محلہ میں ساتھ اذان اور تکبیر کے اسی مصلیٰ پر جماعت ثانیہ اسی اہل محلہ کی مکروہ ہے اور اگر بغیر اذان کے یا بہ تبدیلی مصلیٰ جماعت ثانیہ اسی اہل محلہ نے کی تو بلا کراہت درست اور جائز ہے اور اگر غیر اہل محلہ نے اول جماعت ساتھ اذان اور اقامت کے کرلی تھی تو اہل محلہ کو ساتھ اذان اور اقامت کے جماعت ثانیہ جائز ہے اور جو مسجد شارع عام میں ہو اس میں تکرار جماعت مطلقا خواہ ساتھ اذان کے ہو یا بہ تبدیل مصلیٰ ہو یا نہ ہو ہر طرح درست ہے۔

''محلہ کی مسجد میں اذان اور اقامت سے بار بار جماعت کرانا مکروہ ہے اگر کسی راستہ پر مسجد ہو یا ایسی مسجد ہو کہ اس میں کوئی امام اور مؤذن مقرر نہ ہو تو اس میں تکرار جماعت اذان اور اقامت سے بھی مکروہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے اگر محلہ کی مسجد میں پہلے بغیر اذان کے جماعت ہوئی ہو تو دوسری جماعت اذان اور اقامت سے مکروہ نہیں ہے اور محلہ کی مسجد وہ ہے جس کا امام اور مقتدی معلوم اشخاص ہوں۔''

اوراسی طرح سے بدائع اور ظہیریہ اورعالمگیریہ اور شرح منیہ وغیرہم میں لکھا ہے کہ تبدل محراب اور مصلیٰ میں ہیئت.جماعۃ اولیٰ کی بدل جاتی ہے اور.جماعۃ ثانیہ غیر مثلیٰ اولیٰ پر بلا کراہتہ ہوجاتی ہے ۔ وفی[1]شرح المنیۃ عن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ انہ اذالم تکن الجماعۃ علی الھئیۃ الاولی لاتکرہ والاتکرہ وھوالصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الھئیۃ کذافی البزاریۃا نتھی وفی التتارخانیہ عن الولواجیۃ وبہ ناخذا نتھی مافی الشافی اور حدیث مندرجہ سوال کوشارحین کتاب فقہ نے بلااسناداور بلامخرج باختلاف الفاظ بیان کیا اور کتب صحاح میں صحیح سنداس کی کا پتہ نہیں لگتاپس قطع نظراس کے کہ صحت اورعدم صحت حدیث میں بحث کی جائے مطلب اس حدیث کا یہ نہیں ہے کہ.جماعت دوسری مسجد واحد میں مکروہ ہے بلکہ اس حدیث سے تاکید.جماعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب حضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے توکوئی دوسرا نمازی نہیں پایا۔ اسی واسطے گھر میں جاکر ساتھ اہل اپنے کے نماز پڑھی اور یہ ظاہر ہے کہ اگرکوئی نمازی دوسراہوتا توضرورہے کہ ان کو.جماعۃ سے محروم نہ کرتے یا مسجد میں.جماعۃ کرانے یا بیرون مسجد جیساکہ حدیث ترمذی سے صاف ثابت ہوتا ہے ۔

’’ایک آدمی مسجد میں آیا.جماعت ہوچکی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس آدمی پر صدقہ کرے توایک آدمی کھڑاہوااوراس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی‘‘ صحابہ اورتابعین میں سے اہل علم حضرات کا یہی مسلک ہے کہ دوبارہ.جماعت کرالینا درست ہے ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ امام احمد اوراسحاق کا بھی یہی مذہب ہے ۔‘‘

’’رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اکیلا نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے اوراس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے ۔‘‘

پس جبکہ آنحضرت ﷺ نے واسطے فضیلت حاصل کرنے.جماعت کے اس شخص کو حکم شامل ہونے کا دیا کہ پہلے نماز پڑھ چکا تھا تو جن اشخاص نے کہ نماز نہ پڑھی ہو ان کو بالاولیٰ .جماعت دوسری کرنی بلاکراہت ایک مسجد میں جائز ہوئی اور یہ امر نہیں ہوسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اصحاب کو.جماعت دوسری کا حکم فرمائیں اور آپ نے کریں پس متحقق ہواکہ حدیث مذکورفی السوال کا مورد یہ ہے کہ اس وقت دوسرا نمازی کوئی نہ تھا اگرہوتا توضرور مسجد ہی میں نماز پڑھتے کیونکہ.جماعت کی بہت تاکید احادیث میں آئی ماسوااس کے چونکہ امر کو ترجیح اورغلبہ ہے فعل غیر ہمیشگی پر۔ اس لیے حدیث ترمذی پر عمل کرنا اولے اوراقدم ہوااورتیسری وجہ یہ کہ حدیث ترمذی کی نص صریح ہے واسطے.جماعت دوسری کے ۔ اورحدیث مذکورفی السوال سے دلالۃً نکلتا ہے اور اصول فقہ میں مندرج ہے کہ بحالت تعارض عبارۃ النص و دلالۃ النص کی عبارت کو ترجیح دیتے ہیں دلالۃ النص پر۔ اورچوتھی یہ کہ نہ پڑھنا حضرت ﷺ کا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ.جماعت دوسری مکروہ ہے بلکہ دیگرامورات عارضہ پر بھی دلالت کرتا ہے پس اختیارامر واحد کا بلادلیل قابل اعتبار نہیں اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت انس مسجد میں آئے اور.جماعت ہوچکی تھی پس اذان کہی اور تکبیر کہی اور.جماعت سے نماز پڑھی ۔ وجاء[2]انس بن ماک الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی.جماعۃ رواہ البخاری پس امر حضرت ﷺ وفعل اصحابہ وتابعین سے متحقق ہواکہ.جماعت دوسری مسجد واحد میں بلاکراہت صحیح وجائز ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ واجابہ خاکسار محمد مسعود نقشبندی دہلوی ۔

ہوالموفق :

تکرار.جماعت بلاکراہت جائز ہے ایک مصلیٰ پر ہو خواہ ایک مصلیٰ پر نہ ہو۔ جامع ترمذی کی حدیث مذکوراورانس﷜ کا اثرمذکورجواز پر صاف دلالت کرتا ہے اور مطلقاً تکرار.جماعت کا مکروہ ہونا یا ایک مصلیٰ پر نہ ہوتو مکروہ نہ ہونا سواس کی کوئی دلیل میری نظر سے نہیں گزری ہے اوراسی طرح مجیب نے جو تشقیق شامی سے نقل کی ہے اس کی بھی کوئی دلیل میری نظر سے نہیں گزری ہے ۔ واللہ اعلم اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی حدیث جو سائل نے نقل کی ہے وہ بالکل غیر معتبر وناقابل احتجاج ہے کیونکہ نہ اس کے مخرج کا پتہ ہے اورنہ اس کی سند کا حال معلوم فقہاوے حنفیہ یوں ہی بلاسند وبلاذکر مخرج اس کو ذکر کرتے ہیں اوراگر فرض کرلیا جائے کہ یہ حدیث قابل احتجاج ہے تواس سے تکرار.جماعت کی کراہت ثابت نہیں ہوتی جیساکہ مجیب نے بیان کیا ہے ۔ واللہ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن للمبارکفوری عفا اللہ عنہ (سید محمدنذیر حسین)

---

[1] امام ابویوسف کہتے ہیں اگر دوسری.جماعت پہلی ہئیت پر نہ ہوتو مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے اوراگر محراب کوچھوڑ کر کسی دوسری جگہ پر.جماعت کھڑی ہوجائے تواس سے ہئیت بدل جاتی ہے ۔

[2] انس بن مالک ایک مسجد میں آئے وہاں جماعت ہوچکی تھی۔ آپ نے اذان اور تکبیر کہہ کر جماعت کرالی۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01